خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 90

Track 1

Time 31:42

۱۔شب برات کی کیا حقیقت اور اہمیت ہے اور اس رات کو کیا عبا دت کر نا چا ہیے ؟

یہ بات کئی مر تبہ بیان کی جا چکی ہے اور لوگوں نے کئی مر تبہ سوال کیا ہے حواس کے پہلے کے حواس کیا ہیں رو حانی نقطہ نظر سے اس بات کا تشریح کئی بار رو حانی ڈائجسٹ میں بھی ہو چکی ہے رو حانی ڈاک جنگ میں بھی میں نے کا فی لکھا ہے اور یہاں جو حضرات تشریف لا تے ہیں محفل مراقبہ میں ان کے ساتھ یہ بھی معروضات پیش کیں ہیں اور یہ بتا یا کہ قرآن پاک کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی رو شنی میں ہر انسان کے اندر ہر رو ح کے اندر دو حواس کام کر تے ہیں ایک حواس ہمیں پا بندی کے جذبات سے آگا ہ کر تا ہے یعنی ہم زندگی میں کو ئی بھی کام پا بندی کے بغیر انجام نہیں دے سکتے ان حواس کا نام جن میں پا بندی ہے دن ہے اور اس کے بر عکس روح کے اند ر دو سرے حواس بھی کام کر تے ہیں جن میں زندگی کے تمام اعمال و حر کات انجام دئیے جا تے ہیں لیکن ان میں پا بندی نہیں ہو تی ان حواس کو رات کے حواس کہا جا تا ہے اور قرآن پاک میں دن کے حواس کا جہاں جہاں تذکرہ ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو نہار کہا ہے اور جہاں جہاں قرآن پاک میں رات کے حواس یعنی کا تذکرہ ہو ا ہے ا للہ تعالیٰ نے اسے لیل کہا ہے ۔ جب ہم زندگی پا بند حواس میں گزارتے ہیں تو اس کو ہم ما دی زندگی کہتے ہیںاو ر جب ہم پا بند ہو یا معاورہ سفر کر تے ہیں تو اس کو ہم غیب کہتے ہیں یعنی ہم وہ چیز جو ہمیں آنکھوں کے علاوہ روح کی آنکھ سے نظر آئے وہ معاورائی دنیا یا غیب کی دنیا ہے اور جو چیزیں ہمیں ما دی آنکھو ں سے نظر آئیں اور محدود نظر آئیں وہ اب یہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے کیوں کے شرف عطا کیا ہے اس لئے اس کو تمام روح میں جو قابل تذکرہ مخلوق ہے وہ انسان ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے پا بند حواس اور دو نوں کا علم عطا کیا ہے اب قرآن کے حوالے سے غیب کی دنیا کا تذکرہ ملتا ہے جہاں جہا ںبھی اللہ تعالیٰ انسانوں کو غیب کی دنیا کا متعارف کر واتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ رات کا تذکرہ کر تے ہیں دن کا تذکرہ نہیں کر تے مثلاً شب معراج اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فر مایا کے میں دن کے دن اپنے بندے کو لے گا اس میں رات کا ہی تذکرہ ہے کہ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی رات میں تو اسی صورت میں جب موسیٰ علیہ السلام جب غیب پر تشریف لیجا تے تھے تو وہاں اللہ تعالیٰ سے با تیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے پیغامات سن کر ان کو نوٹ

کر تے تھے تختیونکی صورت میں جس کو تو ریت کہا جا تا ہے تو اس میں بھی
اللہ تعالیٰ نے رات کا ہی تذکرہ کیا دن کا نہیں کیا اس کے علاوہ تیسری جگہ
جہاں اللہ تعالیٰ نے رات کا تذکرہ کیا ہے وہ لیلتہ القدر ہے قرآن شریف میں
لیلتہ القدر من الف شہر ...اب اس رات میں غیب کی دنیا سے متعلق رات ہے اس
میں اللہ تعالیٰ نے تشریح یہ کی ہے کہ پا بند حواس کے مقابلہ میں آزاد حواسکی
رفتار پا بند کے مقابلہ میں ساٹھ ہزار گنا یعنی جب کو ئی بندہ دن کے حواس سے
نکل کر پا بند حواس سے نکل کر آزاد حواس میں داخل ہو تا ہے تو اس کی رفتار
ساٹھ ہزار گناہ کم ہو جا تی ہے مثلاً ایک آدمی دن کے حواس میں ایک گھنٹے ایک
میل چلتا ہے تو رات کے حواس میں وہ ایک گھنٹے میں ساٹھ ہزارسفر کر ے گا ۔
جس طر ح دن کے حواس میں وہ ایک گھنٹے میں ایک میل کا سفر کر تا ہے اور
اس کے جسم کے اوپرکسی قسم کا بو جھ محسوس نہیں ہو تا ہیاسی صورت
اگر اس کے اندر فی الواقع رات کے حواس کے اندر متعلق ہو جا ئیں تو ایک گھنٹے
کے اندرساٹھ ہزار میل کا سفر کر ے گا لیکن اس کے اوپر کچھ تھکا ن کو ئی بو
جھ کو ئی نا قابل کیفیت ایسی پیدا نہیں ہو گئی جس کی وجہ سے وہ ختم ہو جا
ئے یا اس کا دماغ بیٹھ جا ئے کہ یہ چو تھی رات کا جو تذکرہ قرآن پاک میں ہے
پہلی رات میں نے آپ سے عرض کیا معراج پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پر
جا نااللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں کہ ہم نے مو سیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور چا
لیس راتوں میں پو را کر دیا پھر لیلتہ القدر کا تذکرہ کا ہے اور ایک شب برات لکا
تذکرہ ہے تو شب برات جو ہے اس میں بھی دیکھئے نے غیب کی دنیا کا ہی تذکرہ
ہے اور اس کے بارے میں دو لیکچرر دینی لیکچرعلماء کا لکھا ہوا اولیا ء اللہ کا
لکھا ہوا اس سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک نظام ہے پورا
ایک نظام جس طر ح یہ دنیا کا نظام ایڈمنسٹریشن ہو تا ہے اس طر ح اللہ کا
بھی ایک نظام ہے ایڈمنسٹر یشن ایک نظام ہے اور اس نظام کی تشدید ہو تی
ہے ہر سال ہر سال جو تشدید ہو تی ہے یافا ئنل ہو تا ہے سا را پرو گرام یا
بجٹ ہو تا ہے تو جس سال میں وہ بجٹ بن کر تیار ہو تا ہے اور اس کی
مزدوری ہو تی ہے اس رات شب برات میں تو یہ شب معراج رمضان سے پہلے
دیکھئے شب معراج شب برات اور شب قدر تینوںراتیں مسلسل آرہی ہیں کہ
مہینوں کے حساب سے یہ آگے پیچھے ہیں ساری را تیں پہلے معراج کی رات آئی
پھرشب برات آئی پھر لیلتہ القدرآئی تو یہ پرو گرام ہے اس بات سے متعلق کہ
معراج کی رات سے اگر کو شش کر یں جدو جہد کر یں پابند حواس نکل کر آزاد
حواس کی دنیا میں جا نے کے لئے تو اس کی شب قدر جو ہے اس کی تیاری ہو جا
تی ہے اور شب قدر میں اس کی جو اسپیڈ ہے رفتار ہے وہ آٹھ گنا ہو جا تی ہے
جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ وہ فیصلے ہو تے ہیں کہ بھئی آئندہ سال آئندہ
سال کیا ہو نا ہے ایک سال جو آئندہ سال ایک شب برات سے دو سری شب برات
تک آئے گا یہ بھی پڑھا ہے سنا بھی ہے اپنے بزرگوں سے کہ وہ ایک درخت ہے اس
کا پتہ جب جھڑ جا تا ہے تو اس کا مطلب یہ ہو تا ہے کہ یہ اس کا آخری سال

ہے اور وہ اللہ کو پیا را ہو جا تاہےیہ بھی ہے اس میں کہ انسان کی نیکی کا
نیکی کی جزا بدی کی سزااس کا تعین یوں ہو تا ہے ، اور ساتھ ساتھ یہ ہے کہ
اگر اللہ تعالیٰ کے لئے اس نے ایثار کیا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے اس نے خر چ کیا ہے
تو اس کے بھی اللہ تعالیٰ یہ وعدہ کر تا ہے کہ دس دنیا ستر آخرت اس کا بھی
حساب کتاب ہو تا ہے اور اس حساب کتاب کا اس کے بجٹ میں اس کے بجٹ
میں ہی دسویں صدی ہٹا دیا جا تا ہے یا اس کے بجٹ میں دسویں سے دس
گنابڑھا دیا جا تا ہے یہ تو ایک شب برات کی ایک مختصر سی تعریف ہے اب رہا
کہ اس رات میں عبا دت کر نے کا کیا فا ئدہ ہے یا اس رات میں عبادت کر نے کا
فائدہ ہو تا ہے تو وہ کس طرح ہو تا ہے تو یہ سمجھا جا تا ہے کہ شب برات
مینوافل پڑھی جا ئے طوبہ استغفار کیا جا ئے تو اس سے جو بجٹ بنتا ہے اس سے
جو تمام اللہ تعالیٰ کے بندے تفہیم والے بندے یڈمنسٹریشن والے بندے اللہ کے نا ئب
اور خلیفہ جو لوگ ہیں وہ جو پروگرام بنا رہے ہیںتو ا س کا فا ئدہ اس رات کا
بجٹ میں بنا تے ہیں تو یہ بات جو ہے یہ صیحح نہیں ہے اس میں آپ کو اس طر
ح سو چتے ہیں بات تو یہ ہے کہ وہ بجٹ تو پو رے سال کا بن گیااس رات میں جو
آپ عبادت کر یں گے اس رات میں جو آپ کھا نا پکا ئیں گے اس رات میں جو آپ
کام کر یں گے اس رات میں جو آپ غریبوں کی ہمدردی میں غریبو ں کیساتھ
دیانت کر یں تو اس رات کا فا ئدہ اگلے سال پہنچے گا اب یہ نہیں ہو سکتا کہ
ایک آدمی نے فر ض کیجئے سارے سال تو اللہ کی نا فر مانی کی اور اس کے پو رے
سال کا بجٹ رکھا ہوا ہے سامنے اب وہ ساری رات آپ نے اللہ کی عبا دت میں
گزار دی اور صاحب ٹھہرے نہیں وہ ایک آدمی نے شروع کر دی اب اس کا بجٹ
ادل بدل کر دیا جا ئییے نہیں ہو تا اس رات کا فا ئدہ آپ کو ضرور پہنچے گا لیکن
اگلے سال پہنچے گا ہاگلے سال میں جناب آپ کی پہنچ ہو گی اس سال میں تو
جو کچھ پچھلے سال آپ کر چکے ہیں اچھا یا برا اس کے حساب سے اس کو تعین
ہو جا ئے گا جزا کا بھی سزا کا بھی ہے وسائل میں کمی کا بھی وسائل میں
زیادتی کا بھی اب دیکھئے کو ئی آدمی زیادہ سے زیادہ خرچ کر تاہے اس میں کو
ئی نمائش نہیں ہو تی کچھ نہیں ہو تا صرف وہ اللہ کے لئے خرچ کر تا ہے تو
اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایکی کے بدلے دس دیتا ہے دنیا میں اور ستر دیتا
ہے آخرت میں تو اب اس کو آپ دینا سمجھئے کہ اللہ دیتا ہی دیتا ہے اللہ کا ایک
حساب کتاب ہے اب اگر ایک جگہ اللہ کے لئے خرچ کر نے کی ضرورت ہے مثلاً
ایک آدمی ہے بھو کا ہے اسے بھوک لگ رہی ہے وہ رو ٹی کے لئے آپ سے سوال
کر تا ہے آپ اسے روٹی نہیں کھلا تے تو اب اس کا یہ ہو گا کہ اس سال سے آپ
کے جس طر ح ایک رو پیہ خرچ کر نے سے دس گنا آپ کے وسائل میں اضا فہ
ہوتا ہے اسی صورت سے آپ نے اللہ کے لئے خرچ نہیں کیا ہتو آپ کے وسائل میں
سے دس گنا کٹ جا ئیں تو یہ بات غور طلب ہے کہ سلسلے میں حضور
قلندربابااولیا ء سے میں نے کئی بار سوال کیا سمجھ نہیں آتا تھا تو انہوں نے ایک
مثال دے کر بیان کیا کہ بھئی تم ایک دو ست کے یہاں جا تے ہیں جیسے سب لوگ

جا تے ہیں اپنے دوستوں سے ملنے تم بھی ایک دو ست کے یہاں گئے ہو اور تمہا ر
ے ذہن میں یہ بات آگئی کہ بھئی میں اپنے دوست کے پاس جا رہا ہوںوہ مجھ سے
نہایت اخلاق سے پیش آئے گا مجھے اپنے گھر میں بیٹھا ئے گا اور مجھے ایک پیا لی
چا ئے پلا ئے گا تو اب وہ ایک پیا لی چا ئے کی قیمت آپ ایک رو پیہ رکھ لیں یعنی
میں جب کسی کے گھر گیا تو میں نے اپنے دوست سے یہ توقع قائم کر لی کہ میرا
دوست میرے لئے ایک رو پیہ خرچ کر ے گا یا ایک رو پیہ خرچ کر ے تو اس دو ست
کو چا ئے نہیں پلا ئے ایک رو پیہ خرچ نہیں کیا تو اس دو ست کا کچھ نہیں ہوا
کچھ حساب کتاب نہیں ہوااب میں اپنے گھر چلا آیااب مہینے میں دو مہینے میں
دو سرے دن سال بھر میں دس سال میں کبھی اب وہ دو ست جو ہے وہ میرے
گھر آگیااب اس نے یہ تو قع بھی نہیں کی میںاس کو چائے پلا ئوں لیکن میں نے
اس کو چا ئے نہیں پلا ئی تو میرے وسائل دس گناکٹ جا ئیں گے ۔ کیوں کٹ جا ئے
گا اس لئے کٹ جا ئے گا میں نے دو ست سے توقع قائم کی جب میں نے اپنے دو
ست توقع قائم کی وہ پو ری کر ے یا نہ کر ے اس کے حقوق میرے اوپر قائم ہو جا
تے ہیں میرے دو ست نے توقع قائم نہیں کی توقع میں نے قائم کی ہےاب جب میں
نے اس سے ایک رو پے کی توقع قائم کر لی تو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطا بق اس
کے حقوق میرے اوپر متعین ہو گئے ہےتو شب برات میں یہ سب چیزیں زیر بحث
آتی ہیں اور اسی حساب سے وسائل میںزیادتی ہو جا تی ہے یا وسائل میںکمی
ہو جا تی ہے ۔ اب یہ کہ شب برات میں یہ کیوں ہو تا تو اس کا ایک نظام ہے
اللہ تعالیٰ یہ چا ہتے ہیں جو تم اپنے لئے چا ہو اپنے بھا ئیوں کے لئے چا ہو یعنی
جو اپنے حقوق اپنے بھا ئیوں کے ساتھ ان بھا ئیوں کے اب اسی صورت سے اللہ سے
وابستگی بھی کر سکتے ہیں کہ اللہ ہمیں کپڑے دے اللہ ہمیں رو ٹی دے اللہ
ہمیں بچے دے اللہ ہمیں عزت دے اللہ ہمیں نو کری دے اللہ ہمیں کا روبار دے تو
جب آپ نے اللہ سے توقعات وابستہ کیںتو اور جب تک کو ئی بندہ اللہ کے حقوق پو
رے نہیں کر ے گا تو اس وقت تک وہ قانون جو ہے اس کی تلافی اس طر ح ہو
گی کہ اگر وہ اللہ کے قانون پو رے نہیں کر ے گا اس کے وسائل میں کمی ہو تی
چلی جا ئے گی اور اگر وہ اللہ کے حقوق پو رے کر ے گا تو اس کے وسائل میں اضا
فہ ہو تا چلا جا ئے گا ۔اب اللہ کے حقوق کیا ہیں اب اللہ یہ چا ہتا ہے کہ بھئی
میں اپنی مخلوق سے محبت کر تا ہوں یا اللہ فر ماتا ہے کہ میں اپنی مخلوق سے
محبت کر تا ہوں اور میں نے اپنی مخلوق کو محبت کے ساتھ تخلیق کیا او ر اس
محبت کو اللہ تعالیٰ پو را بھی کر تاہے دیکھئے ابھی بچہ پیدا بھی نہیں ہو تا اللہ
تعالیٰ اس کے لئے وسائل پہلے پید اکر دیتا ہے ماں کے دل میں محبت ڈال دیتا ہے
باپ کے دل میں محبت ڈال دے گا اور نانی دادی پھو پی تا یا چچا سب کے دل میں
اللہ تعالیٰ محبت ڈال دیتا ہے بچہ ہو نے سے پہلے اس محبت کی بنیاد پر بچے کی
پرورش ہو تی ہے پھر اللہ تعالیٰ بڑا کر تا ہے با شعور کر تا ہے قد میں اضا فہ
کر تا ہے اس کی نسلیں چلا تا ہے تو اللہ تعالیٰ کیوں کہ محبت سے یہ سارے کام
کر رہا ہے اور اس کے پیچھے محبت ہی محبت ہے اب اللہ تعالیٰ یہ چا ہتا ہے

میں جس طر ح اپنی مخلوق سے محبت کر تا ہوں اسی طر ح بندے بھی آپس میں
ایک دو سریسے محبت کر یں تو اگر بندے آپس میں ایک دو سر ے محبت کر یں تو
بندوں کے دوکھ درد میں شریک ہونگے مثلاً کئی کھا نے پینے کی ضرورت ہے۔
غریب لوگ ہیں تو اب آپ نے دیگیں پکا ئیں اور لوگوں کو کھلا ئیں اللہ کے لئے اب
آپ دیکھئے اللہ نے رو ٹی نہیں کھا ئی اللہ نے آپ کے چا ول نہیں کھا ئے اللہ نے
آپ کا مٹھا حلوہ نہیں تھالیکن کیوں کہ آپ نے اللہ کے لئے اللہ کی مخلوق سے
محبت کی اس لئے اللہ نے آپ کے اس امر کو قبول کر لیا اور یہ کا سب آپ کے
لئے ہے۔ ہ سارا کا سارا اس نے انعام کر دیا تو شب برات میں یہ سا را حساب
کتاب ہو تا ہے۔ سال کے سال اور کچھ اس طر ح اس کا پرو گرام ہے۔ اگر آپ رو
حانی نقطہ نظر کو دیکھیں تو رو حانیت میں تو آپ کو یہ نہیں ملے گا لیکن
روحانی جو باتیں ہیں وہ یہ ہیں کہ ہر انسان کا پرو گرام تیس سال کا ہو تا ہے۔
یعنی جب بھی کو ئی آدمی اس دنیا میں پیدا ہو تا ہے۔ اس کا تیس سال کا پرو
گرام ہو تا ہے۔ اور پھر وہ تیس سال جو ہے۔ وہ دس دس سال میں تقسیم ہو تا
ہے۔ کبھی پا نچ پا نچ سال میں تقسیم ہو تا ہے۔ پھروہ ہر سال اس کی تشدید ہو
تی ہے۔ اور ہر سال تشدید میں وہ وسائل میں کمی زیادتی ہو تی ہے۔ اچھا وسائل
سے مراد جیسا ہم سمجھتے ہیں یہ نہیں ہے۔ کہ ہمارے پاس بہت سارے ایک لاکھ
رو پے ہوں کہیں سے دو لا کھ رو پے ہوں فیکٹریاں لگ گئی کاروبار ہو گیا وسائل
میں ساری چیزیں شامل ہیں مثلاً صحت ،مثلاً عزت ،مثلاً اولاد ،مثلاً والدین
کاروبار وغیرہ وغیرہ علم یہ ساری چیزیں جو ہیں وسائل میں آتی ہیں وسائل
سے مراد یہ سکون اچھا تو زندگی اچھی گزر جا ئے تو ایک آدمی کے پاس کروڑوں
رو پے ہیں اور اس کے پاس سکون نہیں ہے۔ تو یہ کروڑوں رو پے بے کار ہیں بے
کار ہیں اب شہنشا ہ ایران ابھی زیادہ دیر نہیں گزاری آپ نے دیکھا ہے۔ اس سے
بڑا تو کو ئی امیر ہی نہیں تھا کس طر ح خوشی کے سے مر گیا ایسے وطن کا
کیا فا ئدہ ایسی با دشاہت کا کیا فا ئدہ کہ اپنے وطن میں ایک زمین بھی نصیب
نہ ہو ئی ہو ۔ تو یہ بھی وسائل میں آتا ہے۔ ساری چیزیں وسائل میں تو یہ ایک
نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جو ہر سال اس پرو گرام کی تشدید کر تا ہے۔ یعنی اس
پرو گرا م کی بجٹ کر دتا ہے۔ اس بجٹ میں عام طور سے یا بجٹ کا لفظ اسلام
میں لیا جا تا ہے۔ کہ بھئی حساب کتاب چیزیں مہنگی ہو نگی سستی ہو ں گی
لیکن اللہ تعالیٰ کا جو بجٹ ہے۔ اس نے پو ری زندگی جو ہے۔ احاطہ کئے ہو ئے ہو
تی ہے۔ یعنی پیدا ئش والدین جو بھی آپ کی دنیا وی ثقافتیں ہیں اب اس میں
ممکن ہے۔ کسی بھا ئی کے ذہن میں یہ سوال آیا ہو گا کہ صاحب تیس سال کا
پرو گرام بنتا ہے۔ یہاں تو بچے پیدا ہو تا ہے۔ ایک دن میں مر جا تا ہے۔ بچے پیدا ہو
تا ہے۔ چھ سال میں مر جا تا ہے۔ دو سال میں مر جا تا ہے۔ تیس سال تو دیکھنا
نصیب ہی نہیں ہو تے تو یہ صورت حال اس طر ح ہے۔ تو پر وگرام تو تیس سال
کا ہی ہو تا ہے۔ لیکن اس پروگرام کو تیس سال تک چلا یا بجا ئے یا تیس سال نہ
چلا یا جا ئے مثلاً اس پرو گرام کو بجا ئے اس کے دس دس سال پا نچ پا نچ سال

ایک ایک سال کر کے آگے بڑھا یا جا ئے تو اللہ تعالیٰ اور غور و تفکر کر دیا جا ئے ہے
اس کی مثال آدمی یوں سمجھے کہ ایک بلڈنگ بنا تے ہیں ایک بلدنگ کی ہم نے
شروعات کی اور ہمارا یہ پرو گرام ہے کہ بلڈنگ دس میں تیار ہو جا ئے گیابھی
ہم نے بنیاد ہی رکھی ہماراارادہ ہی بدل گیا کہ اب بھئی بنیاد کو چھوڑ دو ہم
بلڈنگ نہیں بنا رہے اب آپ کا ارادہ بدل گیا اب جب آپ کا ارادہ بدل گیا تو بلڈنگ
جو بننا جو ہے زیر بحث نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کا بھی ایک نظام ہے بچہ پیدا کیا
اب اللہ تعالیٰ نہیں چا ہتے تھے اس دنیا میں رہے کیوں نہیں چاہتے یہ پھر الگ ہے
اس کا بھی جواب ہے ایسی بات نہیں ہے یعنی رو حانیت جو ہے اس کا بھی
جواب ہے لیکن بعض وہ کر دی جا ئے گی تو وہ تیس سال کا پرو گرام ہے وہ ایک
دن میں بھی ختم ہو سکتا ہے اور وہی تیس سال کا پرو گرام ساٹھ سال نوے
سال اور ایک سو بیس سال بھی ہو سکتے ہیں ہبڑھتے بڑھتے اب ایسا بھی ہو تا
ہے کہ سو سال ایک سو دس سال ایک سو بیس سالکی عمریں ہو جا تی ہیں
پھر اس میں ایک قانون الگ ہے کہ وہ تین سال کا جو پرو گرام اللہ تعالیٰ نے بنایا
اب آپ کے اس تین سال کے پرو گرام میں جو فیلنگ ہو ئی ہے آپ کی تین سالہ
زندگی کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فیلنگ دی ہے رو حانی طور پر رو شنیوں
کے ذریعے آپ ان رو شنیوں کو دس سال میں خرچ کر تے ہیں پندرہ سال میں
خرچ کرتے ہیں یا وہ پندرہ سال کی جو زندگی ہے اسے آپ ساٹھ سال میں خرچ
کر تے ہیں اگر کسی آدمی کے اندر سکون ہے اگر کو ئی آدمی کا اللہ تعالیٰ کے
ساتھ کو ئی ایسا تعلق ہے کہ اس کین اندر استغناء ہے توقع ہے بھروسہ ہے تو
دیکھئے اس کے اوپر سکون ہو گا دنیا اس کے اوپر مسلط نہیں ہو جا ئے تو جتنا
آپ کے اوپر سکون ہو گا اور دنیا مسلط نہیں ہو جا ئے گی تو اسی کی مناسبت
سے وہ بیمار کم ہو گا اور جتناوہ بیمارکم ہو گا اسی مناسبت سے اس کے اندر
کیٹگری ہے جو ذخیرہ ہے انر جی کا وہ زیادہ دن چلے گا گاڑی ہے اس میں آپ
فل ٹینک بھر وا لیں آپ اس کو تیز چلا ئیں گڈوں میں بھی ڈال دیں اوپر بھی چڑ ھا
دیں یہ نہ دیکھیں بھئی گھیر لگا نہیں لگا ادھر ٹکر ما ر دہ ادھر ٹکر ما ردی اس
کا نتیجہ کیا ہو گا کہ جس گا ڑی کی عمر دس سال ہے وہ دس مہینے بھی
مشکل سے چلے گی حالانکہ آپ نے اس میں پٹرول تو پو را ڈالا ہے اب وہ انر جی
کا نظام ہے جووہ بھی الگ ہے پو را ایک نظا م ہے وہ جو انر جی اللہ تعالیٰ نے
زندگی گزارنے کے لئے آپ کو دے دی ہے آپ اس کو کس طر ح استعمال کر یںاگر
آپ اس کو اللہ کے بنا ئے ہو ئے قانون کے مطا بق سادگی کے ساتھ محبت کے
ساتھ حسد اور نفرت سے ہٹ کر زندگی گزار تے ہیں تو آپ کی وہ جو انرجی ہے
سارے دن چلے گیے اور آپ کی عمر میں اضافہ ہو تا چلے جا ئے گا ہیہ جو بتا یا
جا تا ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں عمرکا تعین ہے بس سال کا اسی کو ئی رو حانیت
اس کی تشریح نہیں کر تی رو حانیت میں یہ ہے مستقرون وماعون الیٰ حین ...
کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں یہاں ایک وقت معین تک ایک زمانہ
تک تمہیں یہاں ٹہرنا ہے ہمستقرون ...ایک زمانے تک تمہیں ٹھہرنا ہے اب زمانہ

جو ہے وہ زمانہ ہے ایک زمانہ ہے زمانہ دس سال کا بھی ہے اور زمانہ پچاس
سال کا بھی ہے۔تو وہاں یہ صورت نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے یہ دن لکھ دیا ہےایک
سال ایک مہینہ ایک دن ایک گھنٹہ ایسا رو حانیت میں نہیں ہے بلکہ وہ جو آپ کو
انر جی اور ذخیرہ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا دیکھئے عام بات مشاہدہ کی ہے کہ جو
لوگ زیادہ بیمار رہتے ہیں ان کی عمر کم ہو جا تی ہے جو لوگ زیادہ صحت مند
ہو تے ہیں ان کی عمر زیادہ ہو تی ہے وہاں کو ئی چیز ابھی ایسی ایجادات
بو ڑھے بو ڑھے آدمی سو نہیں پہنچی جہاں عمریں بہت زیادہ ہو تی ہیں ہ
سو سال کے ایسی بھا گے بھاگے پھر تے ہیں جناب صورت یہ ہے کہ ہمارے چا
لیس سال کا نو جوان بچہ معلوم ہو تا ہے بوڑھا پے کی طرح سفر شروع ہو گیا
نہ چل سکتے ہیں نہ پیر میں ہمت ہے یعنی اتنے سال کی انر جی ہے اس کی
احتیاط کر یں اس کا خیال رکھیں اس کے حساب سے خیال نہیں رکھتے اس کے
حساب سے صحت کمزور ہو جا ئے گی جیسے جیسے صحت کمزور ہو جا ئے گی
تو اندھن زیادہ لگے گا اب جیسے کہ ایک گا ڑ ی پرا نی ہے اس میں پٹرول زیادہ
خر چ ہو گا کیوں بھئی یا کم ہوتا ہے اور ایک نئی گاڑی ہے آپ احتیاط سے چلا
ئیں تو اتک آدمی نے اپنی گا ڑی تو خود ہی خراب کر لی جگہ جگہ اس نے سو را
خ کر دئیے چھیت کر دئے ظاہر ہے ملکیت ہو جا تی ہے اب وہ آدمی کے اوپر کم
ہو جا تی ہے تو یہ ایک سلسلہ ہے وسائل کی تقسیم کا ہم اس رات میں پڑھنا
کہتے ہیںاس رات میں حضور قلندربابا اولیا ء نے یہ بتا یا جا تا ہے وہ یہ تھا کہ
دورد شریف پڑ ھا جا ئے نوافل زیادہ سے زیادہ پڑھیں جا ئیں اور سورہ کو ثر کا
ورد زیادہ کیا جا ئے انا اتنا کل کو ثر ...اوردو سری بات یہ ہے کہ محض یہ
جسمانی وردش یہ ورزش ہے بلکہ اپنے غر یب بھا ئیوں کی امداد کی جا ئے کھا نا
پکا کر لوگوں میں تقسیم کیا جا ئے کہیں ؤپ کے غر یب بھا ئی ہیں ان کی مدد
کی جا ئے بچیوں کی اگر شاد یاں رک رہی ہیں جہیز کی وجہ سے ان کو جہیز دیا
جا ئے جتنے بھی کام ہیں ہر باپ اپنی بیٹی کے لئے اور اپنے بیٹیوں کے لئے انتظام
رکر تا ہے شا دی کا تو اسی صورت سے آپ کے بھا ئیوں کا بھی فر ض ہے اس
میں عملاً جو ہے عملاً محض پڑھنے قرآن تک نہیں ہے بلکہ عمل ایسا ہو نا چا
ہیے جس میں آپ کی جیپ بھی ہلکی ہو اللہ تعا لیٰ نے واضع کر دیا اللہ حب ...
اللہ سے محبت کر نے والے لوگ اللہ کے راستے میں پیسے خرچ کر تے ہیں مال
خرچ کر تے ہیںاب یہاں صورت یہ ہے کہ نفلیں پڑھ لو بس ما نگتے ہی رہو اللہ
سے اللہ کو کچھ نہ دو تو یہ بری بات ہے مثلا ً میں ہر وقت کہو لا ئو جی دوس
رو پے دے دو لائو جی پا نچ رو پے دے دو لا ئو جی سو رو پے دیئے دواور آپ کبھی
میرے پاس آئیں میں آپ کو ایک پیا لی چا ئے بھی نہ پلا ئوں آپ کہیں گے عجیب بے
وقوف آدمی ہے آ آنا ہی چھوڑ دیں گے ۔ اب اس میں ایک لطیفہ ہے حضور
قلندربابااولیا ء نے مجھے سنا یا تھا کہ ایک پیر صاحب تھے ان کے پاس بہت آدمی
آتے تھے اور وہ اتنا زیادہ رش ہو گیا کہ وہ بچا رے نے نماز کے رہے نے رو شے کے
رہے نے سبق کے رہے نے مرا قبے کے رہے بڑے پر یشان ہو گئے اور پر یشان ہو کے

اپنے پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو ئے انہوں نے کہا کہ حضور میں تو بڑا پر
یشان ہو گیا ہونے میں مراقبہ کر سکتا ہوں نہ میں صیحح وقت پر کھا نا کھا
سکتا ہوں نہ میں اپنی ضروریات پو ری کر سکتا ہوں جب دیکھو آدمی سوار جب
دیکھو آدمی سوارتو یہ رات نہیکو ئی دن نہیں کو ئی وقت نہیں اور سب سے
بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ میرے جو اپنے معاملات جو ہیں وہ گڑ بڑ ہو گئے سارے
تو انہوں نے کہا بھئی ہم تمہیں ایک ترکیب بتا تے ہیں دیکھو اللہ میاں تمہاری
مدد کر ے گاوہ تر کیب یہ ہے کہ تمہارے پاس غر یب امیر دونوں ہی آتے ہیں تو
کہا ہاں جی دونوں ہی آتے ہیں تو کہنے لگے ایسا کرو

جو غر یب آئے وہ کہے میرے لئے دعا کرو اور جو پاس بیٹھا ہوا ہے امیر اس سے
کہو دینا اس کو پیسے یہ اپنا کاروبار کر ے گا اور کہنا بئی یہ ادھار دئیے ہیں اور
انہوں نے یہ سلسلہ شروع کیا تو ایک وقت ایسا آیا کہ وہ گئے پھر اور کہا حضور
میںتو مکھیاں ہی ما رتا ہوں یہاں کو ئی آتا ہی نہیں انسان انسان کی دواہے کو
ئی تو آئے تو انہوں نے کہا بھئی کیسے آئے گا اب جس سے تم نے پیسے لیکر دئیے
ہیں وہ تو اس لئے نہیں آرہا کہ

کہ صاحب اور ما نگے گا اور جس کو تم نے دلا وا ئیں ہیں وہ اس لئے نہیں آرہا
کہ واپس دینے پڑے گے تو جب اللہ کے لئے ہے جب آپ اللہ سے مانگتے ہیں تو اللہ
کے لئے خرچ بھی کر نا چا ہیے اب اللہ کے خرچ میں توفا ئدے ہی فا ئدے ہے اچھا
پھر یہ ہے کہ آپ اللہ کے لئے کچھ خرچ کر تے ہیں تو اللہ کو ئی کھا نا تو نہیں
کھا تا تو سب سے بڑا عمل تو یہ ہے آپ اپ نا مال خرچ کر یں اللہ کی مخلوق
کے لئے اور آپ کہیں جی کہاں کر یں تو ایسا نہیں ہے ہر خاندان میں آپ کو
ایسے لوگ ضرور ملیں گے کہ جو امدا دکے مستحقیم ہیں کھا نا پکا ئیں لوگوں کو
کھلا ئیں یہ بھی ہو سکتا ہے آپ کھا نا پکا لیا کھا نا پکا نے سے دس بیس گھروں
میں اچھا کھا نا مل گیا لوگ خوش ہو گئے اور آپ یہ دیکھئے اللہ میاں کھانا کھالانے
سے بڑے خوش ہو تے ہیںتو اس میں یہ ہے کہ اس میں عبا دت بھی کر یں عبادت
کے ساتھ ساتھ اللہ کے راستے میں خرچ بھی کریں اب اللہ کے بے شمار راستے
ہیں اب جس کے کہیں شادی ہے بیاہ ہے تعلیم ہے کوئی مسجد ہے کنواں ہے جو
بھی ہے جتنے بھی ہے دو سرایہ ہے کہ مراقبہ بھی کر نا چا ہیے سورے کو ثر پڑھ
کے وقفے وقفے سے بھئی مراقبہ کر لیا تھوڑی دیرپا نچ منٹ یا دس منٹ اللہ کی
طر ف دھیان لگا کر بیٹھ گئے کہ بھئی اللہہ کے دربار میں ہم حاضر ہیں اللہ
میاں ہمیں دیکھ رہا ہے کبھی یہ تصور کر لیا کہ بھئی اللہ تعالیٰ عرش پر ہیں
ہم عرش کے نیچے ہیں اللہ تعالیٰ کو سجدے کر رہے ہیں تو یہ سوچنے میں جو
ہے وہ بھی ایک عبا دت ہے اورسورے کو ثر زیادہ پڑھیں دورد شریف کثریت سے
پڑھیں اور اللہ آپ کا بھلا کر ے مراقبہ کر یں قرآن شریف کی تلاوت کریں اور
اس کے ساتھ ساتھ پہلی رات آنے تمام غریب کے لئے خرچ کر یں خر چ کر نے کی
عادت ڈالیں اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 90

Track 2

Time 23:28

۲۔قسمت کاانسانی زندگی میں کیا عمل ہے ؟

یہ پہلے بھی ایک دفعہ سوال آیا تھا یہ ہما را ایمان ہے اور عقیدہ ہے کہ جو کچھ یہاں ہو رہا ہے یا ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے وہ سب اور حضور پاکؐ کا ارشاد ہے وخلقنا...یعنی اللہ تعالیٰ نے جتنی کائنات بنائی اور کن کہا اورکن میں ساری چیزیں جو ہیں شامل ہیں مثلاً انسان کہاں پیدا ہو گا اس کی عمر کتنی ہو گی اس کی زندگی میں جو وسائل ہیں وہ اسے کتنے فراہم کئے جا ئیں گے یہ ساری چیزیں جو ہیں وہ لکھی ہو ئی ہیں لیکن یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ انسان کچھ نہیں کر ے گا نہ کر سکے گا لیکن اس کو سارے وسائل فراہم کئے جا ائیں گے اور زندگی کی جتنی بھی ضروریات اور زندگی کے جتنے بھی تقاضے ہیں سب فراہم ہو نگیاب اس کا مطلب یہ ہوا کہ زندگی گزارنے کے دو طر یقے ہو نگے اور ایک طر یقہ تو یہ ہے انسان جدو جہد اور کو شش کر تا ہے اور جدو جہد اور کو شش کے نتیجے میں اسے وسائل حاصل ہو تے ہیں پھر وہ زندگی گزارتا ہے پہلی صورت تو یہ ہے کہ انسان کو ئی جد وجہد کو ئی کوشش نہیں کر تا ہےاورزندگی گزارنے کے سارے وسائل اسے فراہم کئے جا تے ہیں ۔انسان جب پیدا ہو تا ہے تو چھوٹا سا بچہ ہو تاہے ہر انسان چھو ٹا سا بچہ ہو کے ہی بڑا ہو تا ہے تو یہ انسان تیرا چو دہ سالل کی عمر تک ایسی زندگی ہے جس میں کسی قسم کی جدو جہد اور کو شش وسائل کو حاصل کر نے کے لئے نہیں کر نی پڑتی ہےاب چھو ٹا بچہ ہے وہ دشودھ بھی پیتا ہے اس کو کپڑے بھی چا ہیے اس کو گھر بھی چا ہیے اس کی نگہداش کے لئے آدمی بھی چا ہیے ہر وقت چو بیس گھنٹے لیکن اس کی اپنے لئے کو ئی ضروریات نہیں ہو تی ہےاور ہر چیز میں اس طر ح ہی موثر ہو تی ہے جسطر ح بڑھ رہا آدمی کو جدو جہد اور کو شش کر نی پڑتی ہے یہ والدین کے اندر یہ پیدا ہو جا ئیے گا کہ بچوں کے لئے کپڑے بنانے ہیں بچوں کے لئے جو تا بھی چا ہیے بچوں کے لئے چو ڑیاں بھی چا ہیے جو بھی ضروریات ہے اور وہ تمام ضروریات اسی طر ح پو ری ہو تی ہیں بلکہ یوں کہنا چا ہیے کہ اچھی طر ح آدمی کو شش کر تا ہے اور کو شش کر کے ایک آدمی جب با لغ با شعور بن جا تا ہے پڑھنے جا تا ہے اس کیے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ میں نے جدو جہدنہیں کی میں نے کو شش نہیں کی تو میری زندگی جو ہے وہ ادھوری رہی جا ئے گی

زندگی کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ میں کو شش کروں کاروبار کرو ںمحنت
مزدوری بھی کروں کچھ بھی کروں اور وہ محنت مزدوری بھی کر تا ہے کا رو بار
بھی کر تا ہے جدو جہد بھی کر تیا ہیم اور جتنی کو شش کر تا ہے اسی مناسبت
سے اس کو اللہ تعالیٰ وسائل دیتے ہیں اور وہ ان وسائل کا فا ئدہ اٹھا تا ہے لیکن
اب سوال یہ ہے کہ ہر انسان یہ بات سو چنے پر مجبور ہے کہ اس کی آدھی
زندگی جو ہے آدھی زندگی جو ہے وہ وسائل کے لئے ہے پو ری آدھی زندگی مثلاً
اگر تیرا چو دہ سال کی زندگی اگر آپ لگا تے ہیں اگر تیرا چو دہ سال میں ہم
وہ لگا ئیں را ت کو سو نے کا رات کو سوتا ہے آدمی صبح کو بیدار ہو تا ہے تو
حساب کتاب میں یہ بات آتی ہے کہ اگر آدمی کو اسی سال عمر ہے تو چا لیس
سال عمر جو ہے اس کی کچھ نہیں کر تا اور سب کچھ معین ہے ہچالیس سال
زندگی ایسی ہے کہ وہ کو شش کر تا ہے بھاگ دوڑ کر تا ہے کہ جوکچھ حاصل
ہو تا ہے وہ اس کو رو کا ہی رہتا ہے کہ صاحب اب قسمت جو ہے وہ دو طر
یقہ سے ہو تی ہے ایک صاحب نے سوال کیا جب قسمت ہی سب کچھ ہے تو
آدمی کی جدو جہد اور کو شش چا ہے وہ رو حانیت میں ہو چا ہے وہ ذمہ داری
پر ہوکسی بھی صورت میں ہو اس سے کیا فر ق پڑتا ہے اب یہ آپ کے سامنے
بات آگئی یہ ایسی بات ہے کہ نہ اس میں کسی قسم کا تجر بہ کر نے کی
ضرورت ہے نہ کسی کی تا ریخ حالت کی ضرورت ہے ہر آدمی اتنے ما شا اللہ
بیٹھے ہیں بچپن سے بڑے ہو ئے ہیں اچھا جب بڑے ہو گئے اب اس کے سامنے بچے
ہیں ان کی زندگی کا مطا لعہ کیا تیرا چو دہ سال کے پندرہ سال کے سو لہ اٹھا
رہ سال کے ہیں ہم آپ میں لگے رہتے ہیں کہ اچھی صحبت میں بیٹھیں بری
صحبت میں بیٹھیں پڑھنے کیوں نہیں گیا کتا بیں ان کو دینی ہے بستے ان کو دینا
ہے یو نیفا رم ان کو دینی ہے کھا نا نہیں کھا یا تو کیوں نہیں کھا تا دیر میں
سویاتو کیو ں سو یا رات تک سو تا رہا تو کیوں دیر تک سو رہا ہے اب یہ اس
میں بچے اس میں خود خوشی نہیں کر تا اب اللہ تعالیٰ ان بچوںکے لئے ایک ذریعہ
بنا رہے ہیں والدین کے لئے تو والدین ذریعہ بن رہے ہیں بچوں کے لئے بچوں نے کو
ئی جدو جہد نہیں کی تو اب یہ ہو ئی کہ ایک تو قسمت یہ ہے کہ آدمی کچھ
بھی نہیں کرتا اور اسے ہر چیز مل جا تی ہے دو سری قسمت یہ ہو ئی کہ آدمی
کوشش کر تا ہے تو اسے کبھی زیادہ وسائل حاصل ہو جا تے ہیں کبھی کم وسائل
حاصل ہو جا تے ہیں اب زیادہ وسائل حاصل ہو نے میں اور کم وسائل حاصل ہو
نے میں بھی اگر غور کیا جا ئے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جو لوگ زیادہ
جدو جہد کر تے ہیں زیادہ سلیقے سے کام کر تے ہیں زیادہ نرم سے کام کر تے
ہیں ان کو کامیابی زیادہ ہوتی ہے مثلاً ایک آدمی نے دوکان کھولی ہو ئی ہے اور
وہ گیارہ بجے کھول رہا ہے کبھی با رہ بجے کھول رہا ہے کہیں اس نے دو کان
کھو لی ہی نہیں مال بھرا پڑا ہے ہر چیز ہے اس کے مقابلے میں ایک اور دو کان
ہے وہ اتنی بڑی دوکان نہیں ہے وہ ٹھیک وقت کی پا بندی سیبۓ اپنی طنو بجے دو
کان کھولتا ہے اور وقت کی پا بندی سے شام کو بند کر تا ہے تو ظاہر ہے اس کے

پاس مال کم ہے لیکن ظا ہر ہے وہ زیادہ کامیاب ہو گا با نسبت اس کے جو وہ
کا رو باری اصو ل پو رے نہیں کر رہے کا رو باری ضا بطوں پو رے کر رہے ہیں ۔
کچھ لوگوں کو آپ نے دیکھا ہو گا محنت مزدوری کی دو پیسے دے دئے وہ اس
انتظار میں ہے کہ پیسے خرچ ہو جا ئیں پھر کام کر یں ایسا بہتہو تا ہے کہ شو ر
مچا دیا اب تو آٹابھی نہیں رہا ،ابط تو لکڑی بھی نہیں رہی اب تو گھی بھی نہیں
رہا بچوں کا کیا ...اچھا بھئی اب وہ کہیں مزدوری کی اور گھر میںلا کر را شن
ڈال دیا ایسے لوگ بھی آپ نے دیکھیں ہو نگے ایک کا رو بار سے ہٹتے ہیں تو
دوسرا شروع کر دیتے ہیں دو سرے سے تیسرا شروع کر دیتے ہیں تیسرے سے چو
تھا شروع کر دیتے ہیں میل بنا لیتے ہیں کو ٹریاں ان کے ذہن میں ہی یہ ہے کام
کام بس کام تو یہ دنیا جو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں یہ آپ نے سنا ہو گاکہ یہ دنیا
عالم وسائل ہے عالم اسباب ہے یہ دنیا جو ہے اس کو عالم اسباب بھی کہتے ہیں
عالم وسائل بھی کہتے ہیں یعنی یہاں زندگی گزارنے کے لئے اسباب کی بھی
ضرورت ہے اوریہاں زندگی گزارنے کے لئے وسائلوں کی بھی ضرورت ہے۔ اب
اس کو یوں سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بہت بڑی زمین جو ہے یہ پو ری جو
زمین ہے یہ اللہ میاں کا ایک دستر خوان ہے جیسے ہم فٹا فٹ دسترِ خوان بچھا
لیتے ہیں اس پر پا نچ چھ قسم کے کھا نے لگا دیتے ہیں اب یہ ساری زمین جو ہے
اللہ کادستر خوان ہے ،اب اس میں پیسے بھی ہے ،اب اس میں میل بھی ہے ،اب
اس میں گھر بھی ہے ، اس میں کا رو بار بھی ہے ،اس میں آفس بھی ہے ، اس
میں دوکانداری بھی ہے دیکھئے جو بھی کچھ آپ کر یں گے اس میں زمین سے با
ہر نہیکر یں گے جو بھی کچھ کر نا ہے اس زمین کے اندر کر نا ہے اور جو بھی
کچھ کر نا ہے اس زمین سے ہی حاصل کر نا ہے با ہر سے نہیں آئیگا۔اگر آپ
میل لگا ئیں گے دیکھئے اس میں آپ کپڑے کا میل لگا نا چا ہتے ہیں اس میں ایٹیں
بھی زمین سے بنیں گی کپاس وہ بھی زمین سے ملیں گی ٹکنیں جو آپہ بنا تے ہیں
وہ لوہے کے بنتے ہیں لوہا بھی زمین سے ہی نکلتا ہے آگ وہ بھی زمین سے ملے
گی پا نی وہ بھی آپ کو زمین سے ہی ملے گی کو ئی چیز زمین سے با ہر نہیں
تو کو ئی چیز جو ہے وہ زمین سے با ہر نہیں اب یہ سا را اللہ میاں کا دستر
خوان ہے اب جتنے بڑ ے اللہ میاں اتنا بڑا ن کا دسترِ خوان بھی ہو گاتو یی جو ایک
قسمت ہے قسمت کی صورت یہ ہے کہ ایک پو را دستر خوان اللہ تعالیٰ کا پھیلا
ہو ا ہے پو ری زمین پر جتنی بھی بڑی زمین ہے اب اللہ تعالیٰ جو ہے کسی کو
منا نہیں کر تے وہ دستر خوان پھیلا یا ہی اللہ تعالیٰ نے لنگر عام ہے دیکھئے نے
آپ ایک لنگر کر تے ہیں دن رات آپ کے تجر بے میں دستر خوان بچھا ہو ا ہے اب
اس میں مسلم ہے غیر مسلم آئے غریب آئے امیر آئے میلے کپڑے والا آئے سفید
کپڑے والا آئے عور ت آئے مر د آئے بچے آئیں آپ کسی کو منا نہیں کر یں گے آپ
کہیں گے بھئی یہ لنگر ہے اس کے بر عکس آپ شا دی کر تے ہیں آپ یہ نگرانی
کر تے ہیں با ہر کا کو ئی غیر آدمی شامل نہ ہو جا ئے لیکن وہ ایک ایثار کے
ساتھ ہے لیکن اگر بھئی کھا نا کم پڑ گیا اتو مہمانوں کا کیا ہو گا اگر با ہر کے

لوگ آگئے انہوںنے کو ئی ایسی بدتمیزی کی کہ جس کی وجہ سے مہمانوں کے
سامنے بے عزتی ہو گی لیکن جب لنگر ہو آپ کہیںبھی چلے جا ئیں دا تا صاحب
کے یہاں چلے جا ئیں خواجہ غر یب نواز کے یہاں چلے جا ئیں یا عبداللہ شاہ غازی
صاحب کے یہاں چلے جا ئیں آپ اپنے گھر میں کر یں بھنگی آئے چوڑا آئے چمار آئے
سید آئے شیخ آئے پٹھان آئے آئو آؤآئو تو جب یہ انسان جب اپنا دسترخوان وسیع کر
تا ہے تو اس کے ذہن سے یہ نکل جا تا ہے کون آیا کتنا کھا گیا کیا لے گیا ہتو اب یہ
کا بھی ایک دستر خوا ن ہے اللہ میاںکا بھی یہ لنگر عام ہے اور اس لنگر میں کیا
ہے لنگر میں پیسے بھی ہے اس لنگر اس دستر خوان پر سونا بھی ہیاس دستر
خوان پر بلڈنگیں بھی ہیں اس دستر خوان پر میل بھی ہے اس دسترِ خوان پر
بہترین قسم کی قبر یں بھی ہیں گٹھیا قسم کی بھی قبریں ہیںاللہ میاں منع
نہیں کر تے اب کام صرف اتنا ہے کہ اللہ میاں کتنا کام اٹھا تے ہیں مثلاً چا ر میل
تو دستر خوان پھیلا ہوا ہیاب شروع میں نام رکھے ہو ئے ہیں اب اللہ میاں کہتے
ہیں ٹھیک ہے یہ تمہاری چیز ہے تمہارے جسم کے لئے کپڑا چا ہیے ستر پو شی کے
لئے تم اٹھالو تو ایک آدمی اپنی سہولت کے خا طر کے کون وہاں چا ر میل کیسے
چلے جا ئے گا تو دوسرا آدمی کہتا ہے نہیں یار میں چا ر میل چلو گا ایک گھنٹے
ڈیر ھ گھنٹے بعد وہاں تو یہی قسم آپ یہ نہیں سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے
ہیں کہ آدمی اب کو ئی غریب رہے یا امیر با ت یہ ہے کہ دستر خوان کے مطا بق
کو ئی آدمی کتنا بڑتا ہے کتنی محنت کر تا ہے کتنا اٹھا تا ہے اب دیکھئے اللہ تعالیٰ
پا نی اب پا نی بھی زندگی کاایک ایسا زندگی کی تکمیل کے لئے ایک ایسی
ضرورت ہیکہ سب سے زیادہ اہمیت پا نی کی ہے تین حصے پا نی کے ہیں اللہ
تعالیٰ نے پا نی کا جودسترِ خوان پھیلا یا اسی لئے زمینوں کے اندر چشمے اوپر
چشمے با رش کنواں اتنا پا نی اتنا پا نی آپ کو دے دیا دستر خوان پر اللہ نے آپ یہ
سو چیں نے یہ جو لہریں ہیں دریا ہے یہ اللہ میاں کی دوستر خون پر سجے ہو
ئے ہیں اللہ میاں کے مٹکے پھر ہوا ہوا پا نی کے بعد دوسری ضرورت آدمی کو ہوا
کی ہے پھر یہ اللہ تعالیٰ کے دسترِ خوان پر ہوا بھی ہے اب آپ ایک کمرے میں بند
ہو کر بیٹھ جا ئیں مجھے با ہر ہیء نہیں نکلنا تو ظا ہر ہے ہوا نے پہنچے گی
لیکن ہوا کم ہے آپ با ہر نکل کر آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر لمبے لمبے سانس
لیں اب زمین ہے زمین بھی اللہ تعالیٰ کی ایک دستر خوان ہے اس میں آپ
گیہوں بو ئے ایک گیہوں کا دانہ آپ ڈالیں گے سیکنڈروں کے حساب سے اُگے گے تو
قسمت جا جو تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ کا دستر خوان ہے اس دستر خوان سے آپ
کتنا اٹھا سکیں اور اس دستر خوان سے پھیلا ئو کے مطا بق آپ کتنا چلتے ہیں کتنی
محنت کر تے ہیں کتنی مشقت برداش کر تے ہیں تو جتنی محنت اور مشقت آپ
بر داش کر یں گے تو جتنے یہ کروڑوں پتی لوگ ہو تے ہیں ان کا مقصد کچھ نہیں
ہو تا یہی ہو تا ہے نہیں فلاں میل فلاں میل کھا نے کو ملے نہ ملے بیمار
ہوپسلیاں خراب ہیں ایک گردے لگا ہوا ہے دمے ہے رو ٹی نہیں کھا سکتے سو
نہیں سکتے لیکن وہ اللہ میاں کا جو دستر خوان بچھا ہو ا ہے وہ اس میں

سمیٹنے میں مزدور چاہے پیسے چاہے دو لت چاہے اللہ تعالیٰ منع نہیں کر تا اب
ایک آدمی جو ہے وہ صبح کی فجر کی نمازپڑھتا ہے فجر میں پھر جناب وہ عشاء
کی پھر وہ تھوڑہی سیر بعد ظہر کی نماز شروع ہو جا تی ہے ظہر کی نماز کے
بعد وہ قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیتا ہے پھر عصر کی نماز پڑھتا ہے پھر عصر
کے بعد جو پڑھنا ہو تا ہے پھر مغرب کی نماز پڑھتا ہے پھر اوبین کی نفلیں پڑھنا
شروع ہو جا تا ہے پھر عشاء آجا تی ہے اب بتا ئیے وہ دنیا کا کیا ہو اب قسمت
اس کی کب خراب ہو ئی اب یہ اللہ میاں نے کہا ہے کہ تم جو ہوں فرشتے بن
جا ئو کہیں نہیں کہا تم فر شتے بن جا ئو اللہ تعالیٰ نے انسان بنایا ہے تو انسان
بنے کا مطلب ہے کہ جو آپ کے جو فرائض ہیمطلب پانچ وقت کی نماز کہ وہ
بھی ایک ضرورت ہے وہ بھی اللہ میاں کے دسترِ خوان کا ایک وسیلہ ہے کہپا نچ
وقت کی نماز آپ اس لئے پڑھتے ہیں اس لئے پڑھا تے ہیں وہ آپ کو ضرورت ہے
اگر پا نچ وقت کی نماز نہیں کر یں گے تو آپ کی روح بھوکی رہ جا ئے گی ۔ اور
جب روح بھو کی رہے گی تو کمزور ہو جا ئیگا ۔ لیکن یہ کہ آپ عبا دتیں کر تے
رہیں تسبیاں کر تے رہے اور اللہ میاں کے دستر خوان پر پھیلی ہو ئی نعمتوں کو
جمع نہ کر یں تو اس میں کو ئی اللہ میاں کا دوش نہیں ہے نہ اسکی کو ئی
قسمت خراب ہے یہ قسمت کا اصول ہے آپ جتنی جدو جہد کر یں گے جتنی کو
شش کر یں گے اللہ میاں کے دوستر خوان کے اوپر سے منع نہیں کر سکتے کو ئی
پیرا نہیں لگا ہوا جیسا میں نے لنگر کے بارے میں آپ سے کہا ہے ایک آدمی لنگر
کر تا ہے ایسا میں نے دیکھا ہے ہندو ستان میں کہ جناب ایک جگہ آم رکھے ہیں
ایک جگہ سیب رکھے ہیں ایک جگہ انگو ر رکھیں ہیں میں نے ایسے لنگر دیکھیں
ہیں اب دیگیں اتر رہی ہیں اب جو آرہا ہے اس نے سیب اٹھا کر کھا لیا جس نے
آکر سنتر کھا لیا ہم نے نہیں دیکھا کسی نے منع کیا ہو یہ کہتے ہیں یہ ہے ہی ان
کے لئے منع کس کو کر یں ہتو اللہ کے دستر خوان سے جو جو اٹھا لیتا ہے اب دو
سری بات یہ ہے کہ اس کی ایک رو حانی اور اسلامی نقطہ نظرسے بھی ہے
تعمیر کا تعلق ہے اس کو سمجھنا چاہیے وہ یہ کہ اسلامی اور رو حانی نقطہ
نظر سے تقدیر کی دو قسمیبیان کی گئیں ہیں ایک تقدیر تو وہ کہتے ہیں تقدیر
مبرم اور دو سری تقدیر کو کہتے ہیں تقدیر معلق ممبرم معنی جو ہے سو ہے تو
اب دیکھئے اب تقدیر مبرم کیا ہے تقدیرمبرم میں آدمی مجبور ہے یعنی اللہ تعالیٰ
کا جو دستر خوان بچھا ہوا ہے اس دسترِ خوان سے نعمتیں اٹھا نے پر مجبور ہیوے
کیا ہے اب مثلاً آپ سانس لیتے ہیں آپ سانس لے رہے ہیں لیکن اب جب آپ
سانس لے رہے ہیں جو آکسیجن آپ کے اندر جا رہی ہے ظاہر ہے یہ آکسیجن
ہوا میں موجود ہے یعنی دسترِ خوان پر موجود ہے تو کو ئی بندہ جب تک اس کی
زندگی ہے وہ سانس لینے پر مجبور ہے وہ یہ چاہے کہ صاحب میں سانس نہ لو
تو یہ نہیں ہو سکتا کو ئی بندہ جب تک اس کی زندگی ہے وہ روٹی کھانے پر
مجبور ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ صاحب میں تو روٹی نہیں کھا سکتایہ تقدتر مبرم
ہے پا نی پینے پر مجبور ہیں،سو نے پر مجبور تقدیر مبرم ہے اب معلق کیا ہے کہ

ایک آدمی رو ٹی کھا نے پر تو مجبور ہیوہ ایک روٹی کھا کر زندہ رہ سکتا ہے اب
وہ ایک روٹی کھا تا ہے یا چار رو ٹی کھا تا ہے یہ تقدیر معلق ہے اب آپ چا ہیں
ایک روٹی کھا کر زندہ رہ لیں یا چار رو ٹی کھا کر زندہ رہ لیں وہاں آ پ کو نہ
ایک روٹی کھا نے سے منع کیا جا ئے گا اور نہ چار روٹیاں کھا نے سے منع کیا جا ئے
گا ہچار رو ٹی کھا ئیں گے آپ موٹے ہو جا ئیں گے آپ کی صحت اچھی ہو جا ئے
گی آپ طا قت ور ہو جا ئیں گے ایک رو ٹی کھا ئیں گے زندہ تو رہیں گے اسی
صورت سے کہتا ہے آدمی کہ میں تو بس دو گلاس پا نی پیتا ہوں لیکن دو گلاس
پا نی پئے بغیر وہ زندہ نہیں رہے سکتا پا نی اسے پینا پڑے گا یہ تقدیر معلق ہے
اب وہ آٹھ گلاس پا نی پیتا ہے ڈاکٹروں کے حساب سے یہ تقدیر معلق ہے اب یہ
اس میں بنیادی فر ق ہے جہاں تک زندگی کا تعلق ہے یعنی اللہ تعالیٰ کسی
آدمی کو ساٹھ سال زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو ساٹھ سال زندہ رہنے کے لئے جو
بنیادی ضروریات ہے وہ آدمی پو ری کر نے پر مجبور ہے زندہ ضرور رہے گا۔اب
آپ نے دیکھا ہو گا بہت سارے پا گل ہو تے ہیں بچا رے ان کے تو ہو ش و حواس
ہی نہیں ہو تے عقل بھی نہیں ہو تی پتا نہیں کہاں سے کون انہیں رو ٹی کھلا
دیتا ہے کون کپڑے بنا دیتا ہے زندگی کے معاملات چلتے رہتے ہیں تو مبرم میں آتے
ہیں اور یہ معلق ہے ایک چیز ہے آپ کو ضرورت ہے آپ کو ضرورت ہے گھر کی
جس میں چار کمرے ہوآپ کہیں گے جی چھوڑیں چار کمرے کون بنا ئے گا اتنی
محنت کر نی پڑے گی دھو پ میں کھڑا ہو نا پڑے گا یہاں سے پیسے وہاں سے
پیسے لا نے پڑے گے ایک درخت کے نیچے بیٹھ جا تے ہیں اور ساری زندگی گزار دیں
گے وہاں بھی کوئی نہیں بیٹھتا کے درخت کے نیچے ساری زندگی تو بات وہی ہے
کو شش اور جدو جہد کریں گے اسی منا سبت سے یہ آپ کو وسائل فراہم ہو جا
ئیں گے تیر اٹھے گا زمین میں سیر کرو بکھرجا ئو زمین میں زمین میںبکھر جا ئو
وسائل تلاش کرو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو دستر خوان ہے
زمین پر پھیلا ہو اہے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اس میں زیادہ سے زیادہ حاصل کرو
چاہے زیادہ ایسی چیزیں حاصل کرو جیسے تمہاری زندگی میں آرام ملے تمہاری
زندگی میں سکون ہو تمہاری زندگی جو ہے وہ اچھی گزارے اب ایلک آدمی اچھے
کپڑے پہنتا ہے اب ایک آدمی ٹاٹ کے کپڑے پہنتا ہے جب کہ وہ ٹاٹ کے کپڑے بھی
پہن سکتا ہے اچھے کپڑے بھی پہن سکتا ہے تو اللہ میاں نے یہ کب کہا کہ تم ٹاٹ
کے کپڑے پہنو اچھے کپڑے پہنانے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چا ہتے ہیں کہ
چا ہے تم ٹاٹ کے پہن لو چا ہیاچھے پہنو اور ایک باپ اپنی اولاد کو ہمیشہ اچھا
پہنا کے اچھا کھلا کے خوش ہو تا ہے تو اللہ سے بڑا با پ کو ن ہو گا بھئی اللہ
اتنا بڑا باپ ہے اللہ نے آپ کے لئے اتنے وسائل پیدا کر دئیے اللہ یہ چا ہتا ہے کہ آپ
بہترین کھا نا کھا ئیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سب آپ ہی کے لئے پیدا کئے ہیں
اللہ یہ چا ہتا ہے آپ بہترین تخلیقی میل ساری فیکٹریان اللہ نے آپ ہی کے لئے
لگا ئیں ہیں کہیں گا ئے بھنس کے لئے تھوڑی لگی ہیپرندے کو کپڑے نہیں پہنتے
کسی بکری کو کو ئی سوٹ پہنتے کی ضرورت پیش نہیں آتی ہے سب آپ کے

لئے ہے اللہ تعالیٰ چا ہتے ہیں بھئی اچھے اچھے گھروں میں رہو زمین کو ردیکھیں
اللہ تعالیٰ نے نے اتنا سخت کر دیا کہ آپ پیر ما رے تو آپأ کے سر میں جا کہ لگے یا
زمین کو اتنا نرم کر دیا کہ آپ بنیاد رکھیں تو وہ زمین بیٹھتی ہی چلی جا ئے اور
مکان نہ بنے تو شروع میں اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ زمین کے اوپر مکان بنے
تاکہ اللہ کی مخلوق جو ہے اس کو آرام ملے اللہ تعالیٰ صرف ایک بات جانتے ہیں
وہ یہ کہ آؤپ آرام سے رہیں بہترین غذا کھا ئیں بہترین لباس پہنیں بہترین رہا
ئش اختیار کر یں اللہ سے آپ کا رشتہ اور تعلق قائم رہے یہ آپ کے ذہن میں
رہے کہ بہترین کھا نا بہترین لباس بہترین رہا ئش صرف اللہ کی طر ف سے ہے
بس اللہ تعالیٰ یہ سب چا ہتے ہیں اور یہ آدمی کی طر ز فکر بن جا تی ہے اور
وہ جتنی جدو جہد اور کو شش کر تا ہے وسائل فراہم ہو تے ہیں وسائل فراہم
ہو تے رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ کیوں کہ وہ اصل حقیقت کو بھی نہیں چھوڑ رہا
ہے کہ یہ اللہ میاں کا پھیلا یا ہو ادستر خوان ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے
مجھے ملا ہے تو ان تمام ان ضرورت سے مادی ا عتبار سے بھی آرام ملتا ہے اور
روحانی طور پر بھی آرام ملتا ہے۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 90

Track 3

Time 11:25

۳۔کسی تصویر کے سامنے نماز پڑھنا جا ئز ہے یا نہیں ؟

لوگوں کو جو یہاں تشریف لا تے ہیں ان میں عورتوں کو وہ ہمیشہ اس بات کا
احاطہ بن جا تی ہے کہ صاحب یہ جو تصویر آپ نے آستانے میں رکھی ہے یہ
شریعت کے خلا ف ہے لوگ یہاں نماز پڑھتے ہیں ان کی نمازیں نہیں ہو تی لوگ
یہاں دورد شریف پڑھتے ہیں ان کا دورد شریف نہیں ہو تا یہ پہلے بھی کئی
دفعہ لوگوں نے اسے قسم کے کئی سوا لا ت کئے اب ایک بزرگ کی تصویر اگر اول
تو میں یہ جو شریعت کا مسئلہ ہے

کہ جناب جو آدمی تصویر بنا ئے گا اللہ میاں کہے جا کہ اس کو جان بھی ڈالنی پڑے
گی تو یہ بات ہی غلط ہے اللہ میاں کہے جا کہ کو نجان ڈالے گا تو بات یہ ہے کہ
جو زمانے میں تصویر کیاس وقت ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اگر جناح صاحب کی
تصویر اگر آپ کے دل سے لگی ہو تو نماز ہو جا تی ہے اور کسی والی اولیا ء اللہ
کی تصویر لگی ہو ئی ہو تو آپ کی نماز نہیں ہو تی شنا ختی کارڈ میں آپ کی

تصویر ہے اب تو انتہا ء یہ ہے کہ حج جو ہے بغیر تصویر کے ہو ہی نہیں سکتا پا
سپو رٹ میں بھی تصویر لگتی ہے ویزے میں بھئی تصویر لگتی ہے اگر یہ مسئلہ
اتناہی نہیں کیا کہتے ہیں جو گہرا ہے اس میں جو گہرا ئی ہے اور اتنا غمگین
ہے کہ شریعت میں اس میں ایک طو فان آجا تا ہے تو یہ ہمارے اتنا علماء اکرام
ہیں پاکستان میں بھی ہیں ہندوستان میں بھی ہیں سعودی عرب میں بھی ہیں
اور تمام یہ جو مجلس کی ریاضت میں بھی ہیں اگر یہ شریعت کے مطا بق ہے
کہ اگر آپ نے تصویر بنا لی تو نہی آپ کی نماز ہو گی نہ آپ کا رو زہ ہو گا تو
سوال یہ ہے کہ یہ سارے علماء اکرام متفق ہو کر اس بات پر احتجاج کیوں نہیں
کر تے اور حکومت سے کیوں نہیں کہتے کہ یہ تصویر ختم کروئے تو یہ تو بات اپنی
جگہ آپ سب نے دیکھی ہے یہ کسی مولوی نے کسی بڑے سے بڑے عالم نے آج تک
اس بات پر احتجاج نہیں کیا کہ نو ٹ پر تصویر یں ہو نا چا ہیے کسی آدمی نے
اس بات پر احتجاج نہیں کیا کہ شناختی کا رڈ پر تصویر کیوں ضروری ہے اب تو
خواتین کی بھی تصویر آنی شروع ہو گئی پھر یہ کہ ہر وہ آدمی جو تصویر کے
اوپر اطرا ز کر تا ہے یقینا اس کے گھر میں ٹی وی بھی ہو گا تو وہ سارے دن
بیٹھ کر تصویریں دیکھتا رہتا ہے ٹی وی کے اوپر فلموں کے اوپر فلمیں دیکھتا ہے
او ر جناب اس نے یہ ہے کہ نہ محروم کو دیکھتے ہیں بلکہ اس میں فہا شی بے
حیائی بھی ہو تی ہے گھروں میں والدین اپنے بچوں جے ساتھ بیٹھ کر دیکھتے ہیں
تو وہاں کیوں شریعت آپ کو حر کت میں نہیں آتی آپ اپنی بیوی پسند آئے تو
اسے کیوں نہیں تو ڑ دیتے ایک تصویر کیا لگ گیا ایک طو فان آیا ہو اہے جس کو
دیکھو ہر دو سرے تیسرے ہفتے ایک پر چہ چلا آتا ہے کہ وہاں صاحب آستانہ میں
تصویر لگا ئی رکھی ہے اور یہ تو نا جا ئز ہے شریعت کے خلاف ہے تو پہلی بات
تو یہ ہے میں نے کبھی بھی یہ جو میری زندگی ہے رو حانی زندگی کو ئی تقریباً
پنتیس سال میں جو ہو تی ہے محیط ہے عام میں جو میرا تعارف ہیوے تقریباً
بیس سال سے ہے اخبا روں کے ذریعے مثالوں کے ذریعے سلسلہ ہے اتنا بڑا تو میں
نے کبھی آج تک اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میں کو ئی مولوی ہوں میں کو ئی
عالم ہو ں یا میں کو ئی مفتی دین ہو شرح متین ہو میں نے ہمیشہ یہی کہا کہ
میں رو حانی آدمی ہو ں میں رو حانی استاد ہوں کچھ روحانی علوم مجھے آتے
ہیں تو وہ لوگ جو رو حانی علوم سیکھنا چا ہتے ہیں میں ان کو سیکھا نا چا ہتا
ہوں، جو لوگ میرے قریب آکر رو حانی علوم سیکھنا چا ہتے ہیں میرے مر شد کر
یم حضور قلندر بابااولیا ء سے جو علوم مجھے منتقل ہو ئے ہیں وہ میں سیکھا دو
گا مر شد استاد مجھے اپنے مر شد سے شریعت اب یہ ہے کہ کچھ لوگ یہ بھی
اطراز کر تے ہیں کہ آپ کی داڑی جو ہے وہ شریعت کے مطا بق نہیں ہے آپ
سلسلہ کیسے چلا رہے ہیں تو مختلف لوگ مختلف باتیں کر تے ہیں تو میں کیوں
کہ یہ بہت لمبا ہو گیا کئی دفعہ یہ لوگ سوال کر چکے ہیں اور بعد میں وہ سو
چتے ہو ں گے بھئی جواب کیوں نہیں دیتا تو میں اپنی پو زیشن کی اطا عت کر نا
چا ہتا ہوں ہ کہ میں کو ئی عالم جن نہیں ہوں یا مفتی نہیں ہوں فتویٰ دینے کا

میزاج نہیں ہوں اور نہ میں نے درس نظامی پڑھا ہے جیسے یہ علماء حضرات
پڑھتے ہیں بر یلوی میں پڑھتے ہیں اور کہاں پڑھتے ہیں یہاں پڑھتے ہیں میں ایک
جیسے عام انسان ہو تا ہے اب نماز رو زہ معلوم ہو تا ہے تو اس قسم کے سوالا
ت کے ساتھ شریعت شریعت تو یہ سوا لات آپ کر یں علماء اکرام سے جو ما
شااللہ درس گا ئیں بھی ہیں ان کے پاس مسجدیں بھی ہیں ان کے پاس وہ امام
بھی ہے سب کچھ ہے اور ان کے ساتھ سا تھ اب شریعت کے بارے میں سوال کر
یں تو یہ بھی سوال کر یں کہ ان علماء اکرام کے فو ٹو اخبا روں میں کیوں چھپتے
ہیں ایک بہت بڑے عالم جن کا انتقال ہو گیا بہت بڑے عالم ہندوستان پا کستان
کے ما نے ہو ئے عالم میں ایک دفعہ ان کجے پاس بیٹھا ہو اتھا تو میں نے ان سے
ایک تصویر کے بارے میں سوال کیا کہ صاحب یہ تصویر جو ہے یہ تو حرام ہے
کہنے لگے ہاں حرام ہے تو میں نے کہا آپ کی تصویر کیوں چھپتی ہے اخبار میں
تو وہ کہنے لگے وہ اخبار والے زبر دستی چھاپتے ہیں تو میں نے ان سے عرض کیا
کہ صاحب آپ اخبار والوں کو ایک خط لکھیں کہ کسی نے میری تصویر چھا پی تو
میں عدالت میں دعویٰ کر دوں گا تو میں دیکھتا پھر کون چھا پے کا آپ کی تصویر
اخبار میں تو وہاں تو صورت یہ ہے کہ جب ایک علماء کی تصویر آتی ہے توسرمہ
لگے ہو ئے ہیں آنکھوںمیں تو بھئی یہ ان لوگوںسے سوال کروجو شریعت کی آپ
کو تعلیم دے رہے ہیں کہ بھئی جب آپ کہہ رہے حرام ہے تو آپ کی تصویریں
کیوں بنتی ہیں

پھر دو سری یہ ہے کہ یہ جو پا کستان ہے ہمارا یہ ایک اسلامی ملک ہے
شریعت اس کے نا فذ ہو گئی ہے اس کی کوشش ہے سب سے بڑے سعودی عرب
ہمارا ملک ہے تو اگر یہ تصویر اتنی ہی حرام ہو تی تو یہ سعودیہ کے علماء سے
پا کستان کے علماء زیادہ جا نتے ہیں کیا اگر یہ تصویر واقعی اتنی بری ہو تی تو
سعودیہ میںبھی را ئج ہو تی جتنے ٹیکس ہیں سب کے الگ الگ روٹ ہیں سب کے
الگ الگ سکے ہیں سب کے الگ الگ پا سپورٹ ہیں سب میں تصویر یں ہیں پھر
یہ ہے کہ آپ کے گھر میں آکے کہتا ہوں کہ اب تو پا کستان میں لیکن بڑے بڑے
شہروں میں کراچی میں لا ہور میں میرا خیال ہے بہت ہی کثرت سے چینی ہے
لوگوں کے گھر میں بہت کم گھر ایسے ہونگے جن میں چینی نہیں ہے آپ رات
دن مجھے تو نام بھی یاد نہیں میں ٹی وی زیادہ نہیں دیکھتا اس میں جناب
مردوں کو عورتیں دیکھ رہی ہیں جب مر د آئیں گے ٹی وی پر تو عورتیں دیکھ
رہی ہیں نہ محروم ایسے ہی عورتوں کو مر د دیکھ رہے ہیں وہ خبر پڑی ہے
ٹی وی پر جہاں بڑے مزے لے لے کے اور تبصرے کر تے ہیں صاحب اس کی اسیی
آواز ہے اس کی ایسی آواز ہے اس کی خبروں کو انداز ایسا ہے اور اس کی
آنکھیں ایسی ہیمیں تو سنا ہے تو یہ تو اطراز یہی اطراز کر تے کر تے مسلمان
قوم کا یہ حال ہو گیا ہے دیوبندی بر یلو ی پر اطرا ز کر رہا ہے ،بر یلو ی دیو
بندی پر اطراز کر رہا ہے اہل حدیث نے اپنی الگ ہی مسجد بنا رکھی ہے ایک
عذاب بن گیا ہے کہ اسلام میں اتنے تفر کے اتنے تفرکے پیدا ہو گئے اچھا ہر آدمی

ایک دو سرفہ آدمی میں تلقین کر رہا ہے لیکن وہ یہ نہیں کر تا کہ اپنی اصلا ح کر تا ہے اگر مجھے میں آپ سے یہ کہو کہ تم برے ہو مجھے کیا حق بنتا ہے آپ کو برا کہنے کا جب میں خود اچھا نہیں ہو ںاب میں خود بھی اچھا ہوں تو مجھے کو ئی حق نہیں بنتا کہ میں آپ کو اچھا کہوحضور قلندر بابااولیا ئ نے ایک جگہ مجھ سے فر مایا جب کو ئی آدمی یہ کہتا ہے کہ میاں تم نماز نہیں پڑھتے تو دراصل وہ یہ بتا نا چا ہتا ہے میں نماز نہیں پڑھتا اس بات کی نشا ندہی کر رہا ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اب دیکھئے ایک طر یقے تو یہ ہے کہ ایک آدمی نمازی نہیں ہے آپ اس کو نماز کے فرائض بتا ئیں نماز کی اہمیت نماز کی حکمت اس کے سامنے ظا ہر کر یںاور یہ کہ تم نماز نہیں پڑھتے توظاہر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہ بتانا چا ہتا رہے ہیکہ میاں میں اعلیٰ درجے کا ہوں تو گھٹیا آدمی ہے تو نماز نہیں پڑھتا تو اس قسم کے جو اطرا زات ہے اس سے کو ئی فا ئدہ حاصل نہیں ہو تا نہ ہو گا اب ایک بزرگ کی میں نے ایک خاتون مجھے بتا رہی تھیں انہوں نے کہیں حضور قلندربابااولیا ء کی اپنے گھر میں تصویر لگا رکھی ہے تو ان کے بھا ئی آگئے بھا ئی ذراہ مذہبی کچ زیادہ ہی تو انہون نے کہا ئے تو شرک ہے یہ تو کفر ہے یہ تو فلاح ہے یہ تو یہ ہے تو بہن تو چھپ ہی ہو گئی بھا نجے ذرا ناراض ہو گیا تو انہوںنے کہا ماموں تمہارے گھر میں تو تماری بیوی کی بھی تصویر ہے تماری بھی تمہاری بیٹی کی بھی تمہارے داماد کی بھئی کیا تمہارے داماد سے تو یہ جو خماں خاں کی جو اطرازات ہیں جتنے بھی لوگ یہاں بیٹھے ہیں یہ بات میں نے اس لئے عرض کی کہ ان اطرازات سے کچھ فا ئدہ تو ہو تا نہیں ہیسوا ئے اس کیے آپ کو نقصان ہو اور آپ کے ذہن میں ایسی قوریر پیدا ہو جس قوریر سے آپ کو تخریبی کو تلاش کر تے رہیں ہ اب یہ ہے کہ بھئی تصویر شریعت میں جا ئز ہے یانے جا ئز ہے اس کا مجھے پتا نہیں سنا میں نے بھی یہی ہے کہ ناجائزہے ہاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 90

Track 4

Time 10:05

٤۔آپ اکثر مریضوں کو فوٹو کے اوپر دائروں کا عمل بتا تے ہیں ان عمل کی تفصیل بیان فر ما ئیں؟

جب ہم فو ٹو کا علاج بتا تے ہیتو اس میں ایک خاص بات یہ بتا تے ہیں کہ بھئی فوٹو پر جو دا ئرے بنائے ہو ئے ہیں وہ اینٹی کلاک وائس ہو نے چا ہیئے وہ سیدھے

دائرہ نہ ہو بالکل الٹے دائرے ہوں دو سری بات اس میں یہ بتا ئی جا تی ہے کہ
دا ئرے اس وقت بنا ئیں جا ئیں جنب مر یض سو جا ئے مر یض جس وقت جا گتا
ہوا ہو اس وقت دا ئرے نہ بنا ئیںتو دا ئروں کا عمل دراصل سعودی،نزولی کیفیات
سلسلہ ہے انسان کے اندر دو رخ کام کر رہے ہیں ایک رخ وہ ہے چھپا ہواروح
کہتے ہیں دو سرا رخ ظا ہر ہو تا ہے گو شت پو شت کا رخ جس کو ہم ظاہر
رخ کہتے ہیں چھپا ہوا رخ جو ہے وہ لاشعور ہے اور ظا ہر رخ جو ہے وہ شعور
ہے چھپا ہوا رخ

Negative

ہے اور ظاہر رخ جوہے وہ

Posative

ہے ہتو یہ جب کا

Negative

ذکر آتا ہے تو اس میں خدو خال تو ہو تے ہیں لیکن یہ ساری تصویر جو ہے اس
میں ٹھہرتی ہے اور جب اس

Negative

کا

Posative

بن جا تا ہے تو وہی تصویر سیدھی ہو جا تی ہے او ر ہمیں سیدھی نظر آتی ہے
باقاعدہ یہ ہوا کہ ہمارا جو لا شعور ہے الٹا ہے اور شعور جو ہے وہ سیدھا ہے
یہ دماغی امراض جتنے بھی ہو تے ہیں ان میں زیادہ تر یہی ہو تا ہے شعور
کاکمزور رہ جا تا ہے شعور کمزور رہنے کی وجہ سے لا شعور سے سے زندگی
سے متعلق جو اطلاعات شعور کو ملتی ہیں شعور انہیں پو ری طرح قبول نہیں
کر پا تا اب دو صورتیں مریض کو ٹھیک کر نے کی ہو سکتی ہیں ایک تو یہ شعور
جو طا قت ہے وہ بڑھ جا ئے دو سری یہ کہ شعور لا شعو ر کی جو اطلا عات ہے
زندگی سے متعلق جو لاشعور کو شعور اطلا ع دے رہا ہے اور شعور اسے قبول
کرکے صیحح صیحح معنی ی پہنا رہا ہے تو

Negative

اصل میں یہ جو بلیک ان وائٹ فو ٹو ہے یہ

Posative

ہے اس

Posative

کے اوپر جب الٹے دا ئرے بنا تے ہیںاور رات کے وقت بناتے ہیں اور جب وہ مر یض
سو تا ہوا ہو تا ہے اس وقت بناتے ہیں تو منشاء یہ ہے کہ جو آدمی دا ئرے بنا
رہا ہے اس کے لا شعور میں یہ بات ہو تی ہے کہ میں شعور سے لا شعور کی
طر ف سفر کر رہاہوں ہدا ئرے بنانے کے عمل میں بچوں کا یا بڑے کا زیادہ تر
بچوں کے بنوا ئے جا تے ہیں بچی کا جو شعوری نظام کمزور ہے اس میں طاقت
پیدا ہو جا ئے گی دو سری وہ جو صورت ہے کا ئنات کی تخلیق کی وہ یہ ہے کہ
سارے کائنات ٹرانگل سرئیکل میں تبدیل ہو ئی ہے ک ا ئجنات کی ہر شئے اس
میں جانور ہو، درخت ہوں ،کو ئی بھی شئے ہو وہ سرکل ور ٹرا نگل سے با ہر
اس کی ہوں گے صورت یہ ہے کہ کہیں ٹرانگل والے اور کہیں سرکل والے ہو
نگے سرکل جہاں غالب ہے وہاں لا شعور کیفیات جو ہے وہ متحرک ہے اور ٹرا
نگل کیا غالب ہے وہاں شعوری کیفیات متحرک ہوتی ہے ہ دا ئرے کا مطلب یہ
ہوا کہ دا ئرے دراصل لا شعور ہے اور ٹرانگل جو ہے وہ شعور ہے جب ایک آدمی
فو ٹو کے اوپر دائرے بنا تا ہےتو یہ دراصل تین زاویہ بن گئے ایک وہ جس کا فو ٹو
ہے ایک خود فو ٹو اور ایک فوٹو کے اوپر دائرے بنانے والا آدمی تو یہ صورت ہو گئی
ٹرا نگل کی یعنی تین آدمیوں کی یا تین اشیاء کی موجود گی جو ہے وہ ٹرا نگل
اختیار کر لیتی ہے مریض فو ٹو اور فوٹو کے اوپر دا ئرے بنانے والا آدمی لیکن جو

Active

پا رٹ ہے وہ دا ئرے بنانے والا آدمی ہے۔دا ئرے بنانے والا آؤدمی جب دا ئرے بناتا
ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ٹرانگل کے اوپر دا ئرے کا غلبہ ہو جا تا ہے کہ دا
ئرے غالب آجا ئے ٹرانگل پر اب دا ئرے کیونکہ لا شعور ہے اب جب کے فو ٹو کے
اوپر پنسل چلے گی اور اینٹی کلاک وائس بنے گا تو اس کی صورت یہ ہو گی کہ
دائرے بنانے والے کے فو ٹو لگا نیوالے لا شعور سے فو ٹو کے اوپر جو دا ئرے بنا ہے
اس کا فا ئدہاس مر یض کو پہنچے گا جس کا وہ فو ٹو ہے اور جیسے جیسے یہ
اینٹی کلا ک وائس دا ئرے بنتے چلے جا ئیں گیاور دا ئرے بنانے والے کی صلا حیت اور
دائرے بنانے والے کا یقین اس فو ٹو کے اندر منتقل ہو گا تو فوٹو سے اس کے اندر
منتقل ہو جا ئے گی اور اس کا لا شعوری نظام جو ہے جو کہ زیادہ ہو گیا ہے
زیادہ ہو نے کا مطلب یہ ہے کہ شعوری نظام میں اتنی زیادہ رو شنیوں کا ہجوم
ہو گیا کہ رو شنیوں کے اس ہجوم کو شوق کی طر ح قبول نہیں وہ اس وآدمی
سے جو دا ئرے بنا رہا ہے اس کا شعور طا قت ور ہے اور اس مر یض کا لا شعور
طا قت ور ہے تو شعور کی طاقت جو جب ٹرانگل دا ئروںمیں مکمل کیا جا ئے گا
یا ٹرانگل کے اوپر دائروں کی طا قت کا اضا فہ کیا جا ئے گا تو اس سے یہ صورت
واقع ہو گی کہ لا شعور ی نظام میں جو رو شنیوں کا ہجوم ہے وہ اعتدال میں
آجا ئے گا اور جب وہ اعتدال میں آجا ئے گا تو شعور میں رو شنیاں دراصل زندگی
اور حیات کی اطلاعات ہیں وہ شعور کو کو بدلنے لگے گیں اور شعور اس کو اسی

طرح قبول کرے گا جس طر ح ایک صحت زندہ آدمی لا شعور یہ دراصل فو ٹو کا
جو علاج ہیں حضورقلندربابااولیا ء کا ایک ایجاز ہے اسکو پر اسائکو لوجی کا
علاج کہتے ہیں اور بڑی عجیب بات ہے کہ اس علاج سے اتنے بچے اچھے ہو ئے
ہیں اتنے بڑے لوگ اچھے ہو ئے ہیں کہ شرو ع شروع میں تو مجھے بڑی حیرت ہو
تی تھی ایک صاحب میرے پا س آئے ان کا عزیز تھا پتا نہیں کہا کو ئی دوسرے ملک
میں تھا تو کو ئی نفسیات تھا مریض تو مہ نے اس کو کہا کہ بھئی یہاں بیٹھ کر
اس کی فو ٹو پر دائرے بنا تو وہ کہیں چا ر مہینے کے بعد آیا وہ تو بالکل ٹھیک ہو
گیا ڈاکٹر بھی حیران رہ گئے تو اس کے لئے ضروری نہیں ہے مریض سامنے ہے تو
با ت یہ ہے کہ قانون ہے اس کے پیچھے تو اس کے پیچھے ٹرانگل اور سرکل
کاقانون ہے اور جب وہ قانون متعارف ہو جا تا ہے تو اس کے قانون مراتب ہو جا
تے ہیں ۔ ا ختتا م

★★★★★★★